نماز چھوڑنے کا گناہ

نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں:

سوال: کبھی ذہن میں خیال آتا ہے کہ ہماری نمازیں قبولیت کے لائق نہیں، اس لئے پڑھنے سے کیا فائدہ؟

الجواب

جو نمازیں قضا ہیں، ان کو پڑھ لینا چاہئے، (۱) اور صحت نماز کے شرائط کو جہاں تک ممکن ہو، محفوظ رکھتے ہوئے ادا کر لینا چاہئے، قابلیت قبول کی امید پر مؤخر کرنا ہرگز نہ چاہئے اور جبکہ آپ نے صحت کے شرائط کی پابندی کر لی، تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہی امید رکھنی چاہئے کہ وہ قبول ہوگئی ہے، ناامید ہونا جائز نہیں، (۲) اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ جہاں تک مجھ میں طاقت تھی، میں نے تابعداری کی، پروردگار! اس چیز میں میری گرفت نہ فرما، جو میری طاقت سے باہر ہو۔

(مکتوبات: ۱۸/۴) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ۳۴-۳۵)

---

(۱) عن أنس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من نسی صلاۃ فلیصل إذا ذکرھا لا کفارۃ لھا إلا ذلک. (الصحیح للبخاری، کتاب الصلاۃ، باب من نسی صلاۃ فلیصل إذا ذکرھا (ح: ۵۹۷) / الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ (ح: ۳۱۴) انیس

(۲) ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾. (سورۃ البقرۃ: ۲۱۸) انیس

اسلام میں نماز ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے، امیر و غریب، بیمار و تندرست، شاہ و گدا، مرد و عورت سب کا یہی حکم ہے، نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے، نماز جان بوجھ کر چھوڑنے والا فاسق اور نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "لا حظ فی الإسلام لمن ترک الصلوٰۃ". (مرقاۃ: ۱۶۳/۲) (سنن الدارقطنی، باب التشدید فی ترک الصلاۃ و کفر من ترکھا والنھی عن قتل فاعلھا (ح: ۱۷۲۶-۱) / المصنف لابن عبدالرزاق، حدیث أبی لؤلؤ قاتل عمر رضی اللّٰہ عنہ (ح: ۹۷۷۵) انیس) جس نے نماز چھوڑ دی، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: "ترکھا کفر". (مرقاۃ: ۱۶۳/۲) نماز چھوڑنا کفر ہے۔

(قیل لعبداللّٰہ: إن اللّٰہ عزوجل یکثر ذکر الصلاۃ: ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ﴾ (المعارج: ۲۳)، ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (المعارج: ۳۴)؟ قال: ذاک علی مواقیتھا. قالوا: ما کنا نری إلا أن ترک الصلاۃ. قال: ترکھا کفر. (السنۃ لابن بکر بن الخلال، باب مناکحۃ المرجئۃ (ح: ۱۳۸۵) / المعجم الکبیر للطبرانی (ح: ۸۹۳۸) انیس)

حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کا بیان ہے: "کان أصحاب النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرون شیئاً من الأعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ". (مرقاۃ المفاتیح: ۱۶۳/۲) (والحدیث رواہ الترمذی، فی کتاب الإیمان، باب ==

نماز چھوڑنے کا وبال:

سوال: ہمارے خاندان میں کچھ قریبی رشتہ دار ایسے ہیں جو کہ اخلاقی اعتبار سے اچھے درجے پر ہیں، حقوق العباد بھی ادا کرتے ہیں، خوش اخلاق ہیں، مگر نماز جیسا اہم فریضہ ادا نہیں کرتے، اور ان کے ذہنوں میں اس قسم کا کوئی تصور ہی نہیں ہے کہ نماز بھی پڑھنی چاہیے (سوائے جمعہ اور عیدین کے)۔ دوسرے مطلب میں نماز ان کے لیے کوئی اہم درجہ نہیں رکھتی، جبکہ مسلمان ہیں اور خدا اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ:

(۱) ایسے لوگوں کی دنیاوی زندگی پر نماز نہ پڑھنے کا اثر پڑتا ہے؟

(۲) آخرت میں کس درجہ گناہ کے مرتکب قرار دیئے جائیں گے؟

(۳) اور کیا ان کے اعلیٰ اخلاق، ملنساری، خوش اخلاقی اور ظاہری خوش حالی اس بات کی ضامن ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے خوش ہے؟

الجواب

نماز اسلام کا سب سے اہم ترین رکن ہے، حدیث میں ہے کہ ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا؛ اور کہا کہ:

''ہم اسلام لاتے ہیں، مگر نماز نہیں پڑھیں گے، روزہ نہیں رکھیں گے اور جہاد نہیں کریں گے''۔

== ماجاء فی ترک الصلاۃ، (ح: ۲۶۲۲) والحاکم فی المستدرک، کتاب الإیمان، التشدید فی ترک الصلاۃ (ح: ۱۲) انیس)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کا چھوڑنا کفر نہیں سمجھتے تھے۔

قال حماد بن زید ومکحول ومالک والشافعي: ''تارک الصلاۃ کالمرتد ولایخرج من الدین''. (مرقاۃ: ۱۶۳/۲)

حماد بن زید، امام مکحول، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ نے کہا نماز چھوڑنے والا مرتد جیسا ہے، لیکن دین سے خارج نہیں ہوتا۔

نماز کا منکر بالاتفاق مرتد ہے۔

''فمن أنکر کونها فرضاً فهو مرتد عن الإسلام (بلا خلاف)''. (الفقه علی المذاهب الأربعة: ۱۷۹/۱)

نماز نہ پڑھنے کا نقصان:

عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: ''الذی تفوته صلاۃ العصر فکأنما وُتر أهله وماله. (الصحیح للبخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب إثم من فاتته العصر (ح: ۵۲۷)/ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر (ح: ۶۲۶)/ الموطا للإمام مالک، باب جامع الوقوت (ح: ۲۱)/ سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی مواقیت الصلاۃ، باب ماجاء فی السهو عن وقت الصلاۃ (ح: ۱۷۵)/ مسند أبی داؤد الطیالسی (ح: ۱۹۱۷)/ مسند ابن الجعد (ح: ۳۰۱۳) انیس)

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، گویا اس کا اہل وعیال اور مال ہلاک ہو گیا۔ (طہارت اور نماز کے تفصیلی مسائل: ۱۵۲-۱۵۳، انیس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''یہ تو منظور ہے کہ روزے نہ رکھو، اور جہاد نہ کرو، مگر یہ منظور نہیں کہ تم نماز نہ پڑھو؛ کیوں کہ اس دین میں کوئی خیر نہیں، جس میں نماز نہیں، (۱)

''صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ان کو روزے نہ رکھنے اور جہاد نہ کرنے کی اجازت کیسے دے دی؟ فرمایا: ''مسلمان ہوجاتے تو روزے بھی رکھتے اور جہاد بھی کرتے''۔(۲)

نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز قائم کی، اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو گرادیا، اس نے دین کو ڈھا دیا۔(۳) نماز پنج گانہ مسلمانوں پر تمام فرائض میں سب سے بڑا فرض ہے۔(۴) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۸۵/۳-۱۸۶)

بے نمازی بہت بڑا گنہگار ہے:

سوال: اسلام میں نماز کے لئے کیا حکم ہے؟ آج پچھتر فیصدی مسلمان نماز نہیں پڑھتے، بے پروائی برتتے ہیں، ایسے مسلمانوں کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ

نماز اسلام کا عظیم الشان رکن اور عبادتوں میں مہتم بالشان عبادت ہے،... جو ایمان کے بعد تمام فرائض پر مقدم ہے، اسلام کا شعار ہے، اور ایمان کی علامتوں میں سے عظیم الشان علامت ہے،... بندے اور اس کے مالک کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہے، جو بندے کو جہنم کے طبقہ اسفل السافلین میں جانے سے روکتا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ) (۵)

---

(۱) عن عثمان بن أبی العاص: أن وفد ثقیف لما قدموا علیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنزلهم المسجد لیکون أرق لقلوبهم فاشترطوا علیه أن لایحشروا ولایعشروا ولا یجبوا، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "لکم أن لاتحشروا ولاتعشروا ولاخیر فی دین لیس فیه رکوع". (سنن أبی داؤد: ۷۲/۲، باب ما جاء فی خبر الطائف (ح: ۳۰۲۶)

(۲) سألت جابراً عن شأن ثقیف إذ بایعت قال اشترطت علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أن لاصدقة ولاجهاد وأنه سمع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال بعد ذلک یقول: سیتصدقون ویجاهدون إذا أسلموا. (سنن أبی داؤد، کتاب الخراج والإمارة والفیء، باب ماجاء فی خبر الطائف (ح: ۳۰۲۵) انیس)

(۳) الصلاة من جملة ما یستقم به الإیمان؛ لأنها عماد الدین، فمن أقامها فقد أقام الدین ومن ترکها فقد هدم الدین. (عمدة القاری: ۶/۵، باب قول اللّٰه تعالیٰ: مُنِیْبِیْنَ إِلَیْهِ ... إلخ، کتاب مواقیت الصلاة)

(۴) ثم الصلاة أهم من سائر العبادات لشمول وجوبها وکثرة تکررها وکونها حسنة بعینها ثم هی مستلزمة للإیمان إذ لاصحة لها بدونه. (حلبی کبیر، ص: ۴)

(۵) اعلم أن الصلاة أعظم العبادات شأناً وأوضحها برهاناً وأشهرها فی الناس وأنفعها فی النفس... وجعلها من أعظم شعائر الدین وکانت مسلمة فی الیهود والنصاریٰ والمجوس وبقایا الملة الإسماعیلیة... والصلاة لها اعتباران: فباعتبار کونها وسیلة فیما بینه وبین مولاه منقذة عن التردی فی أسفل السافلین أمر بها عند البلوغ الأول وباعتبار کونها من شعائر الإسلام یؤاخذون بها ویجبرون علیها شاؤوا أم أبوا حکمها حکم سائر الأمور. (حجة اللّٰه البالغة، القسم الثانی من أبواب الصلاة: ۳۱۵/۲-۳۱۶، دار الجیل للنشر والطباعة والتوزیع القاهرة) انیس)

نماز ایسی دائمی اور قائمی عبادت ہے کہ اس سے کسی بھی رسول کی شریعت خالی نہیں رہی۔

"ولم تخل عنها شريعة مرسل". (الدر المختار على صدر رد المحتار، أول كتاب الصلاة: ۳۲۵/۱)

قرآن شریف اور حدیث شریف میں جگہ جگہ نماز کی سخت تاکید اور نہ پڑھنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾. (سورة البقرة: ۲۳۸)

پوری حفاظت کرو تمام نمازوں کی خصوصاً بیچ کی نماز کی، اور کھڑے ہو خدا کے سامنے ادب سے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾. (سورة الروم: ۳۱)

نماز پڑھتے رہو اور مشرکین میں سے نہ ہو۔

قرآن مجید میں خبر دی گئی ہے کہ جنتی، دوزخیوں سے سوال کریں گے:

﴿مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ﴾

(کونسی چیز تمہیں دوزخ میں لے آئی؟) یعنی تم کیوں دوزخی بنے؟

قَالُوْا:

دوزخی جواب دیں گے۔

﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾. (سورة المدثر: ٤٤)

(ہم نمازیوں میں سے نہ تھے) یعنی نماز نہ پڑھتے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ!

"بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلوٰة". (الصحيح لمسلم)(۱)

آدمی اور کفر و شرک میں فرق نماز چھوڑنا ہے۔

یعنی نماز کا چھوڑنا آدمی کو کفر و شرک سے ملا دیتا ہے، فرق باقی نہیں رکھتا۔

---

(۱) عن أبي سفيان قال: سمعت جابرًا يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إن بين الرجل... الخ. (الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (ح: ۸۲)/سنن النسائي، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة (ح: ٤٦٥)/سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في رد الإرجاء (ح: ٤٦٧٨)/ سنن الترمذي، كتاب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة (ح: ۲٦۱۸-۲٦۲۰)/سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلاة (ح: ۱۰۷۸) انيس)

ایک حدیث میں ہے کہ! "لکل شيء علَم وعلَم الإيمان الصلوٰة". (منية المصلى، ص: ۳)(۱)

ہر چیز کی ایک علامت ہے (جس سے وہ پہچانی جاتی ہے) اور ایمان کی علامت نماز پڑھنا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

" لاتتركوا الصلوٰة متعمدًا فمن تركها فقد خرج من الملة". (الطبرانی)(۲)

خبردار! کبھی بھی جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا؛ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی، وہ ملت (دین) سے نکل گیا۔

ایک حدیث میں ہے:

"إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوٰته". (سنن الترمذی)(۳)

قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے، اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب ہوگا، ورنہ نامراد ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے:

"الصلوٰة عماد الدين فمن أقامها فقد أقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين". (مجالس الابرار: ۳۰۳)(۴)

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا، اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ڈھادیا، اس نے اپنے دین کو ڈھادیا۔

ایک اور حدیث میں ہے: "جو نمازی نہیں ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں"۔ (بزاز وحاکم)(۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بے قاعدہ نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: "اگر یہ شخص اسی حالت پر مرجاتا، تو ملت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نہ مرتا"۔

"وقد روى أنه عليه الصلوٰة والسلام رأى رجلاً يصلى لايتم ركوعه وينقر فى سجوده وهو يصلى فقال:" لومات هذا علىٰ حاله هذه، مات علىٰ غير ملة محمد". (مجالس الأبرار: ۳۰٤)(٦)

---

(۱) عن أبى سعيد الخدرى قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: علم الإيمان الصلاة. (معجم ابن العربى، باب ى (ح: ۳۳۱)/مسند الشهاب القضاعى، علم الإيمان الصلاة (ح: ١٦٥) انيس)

(۲) جامع المسانيد والسنن، سلمة بن شريح عنه، بلفظ: ولاتتركوا الصلاة متعمدين فمن تركها متعمدا فقد خرج من الملة (ح: ٥٧٤٣)/وكذا فى تعظيم قدر الصلاة لمحمدبن نصر المروزى، باب ذكر إكفار تارک الصلاة (ح: ٩٢٠)/وفى المسند للشاشي، سلمة بن شريح عنه (ح: ١٣٠٩) انيس

(۳) سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء أن أول مايحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة (ح: ٤١٣) انيس

(۴) نفع المفتى والسائل بجمع متفرقات المسائل، كتاب الصلوات: ٢٤ _ المطبع المصطفائى بدهلى. انيس

(۵) قال عمر بن الخطاب: لا حظ فى الإسلام لمن ترک الصلوٰة. (سنن الدارقطنى، باب التشديد فى ترک الصلاة و كفر من تركها والنهى عن قتل فاعلها (ح: ١٧٢٦ _ ١)/مصنف عبد الرزاق، حديث أبى لؤلؤ قاتل عمر رضى الله عنه (ح: ٩٧٧٥)/السنن الكبرىٰ للبيهقى، باب ماجاء فى تكفير من ترک الصلاة عمداً (ح: ٦٤٩٩) نيس)

(٦) المعجم الكبير للطبرانى، عن أبى عبدالله الأشعرى عن خالد بن الوليد، وعن عمرو بن العاص وشرحبيل بن حسنة (ح: ٣٨٤٠)/الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم (ح: ٦٣٥) انيس

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''من حافظ عليها كانت له نورًا وبرهانا ونجاةً يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورًا ولانجاةً وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وأبى بن خلف''. رواه أحمد والدارمى والبيهقى. (مشكوة المصابيح: ۵۸، ۵۹)(۱)

جو شخص نماز کو اچھی طرح پوری پابندی سے ادا کریگا، تو نماز اس کے لئے قیامت کے روز نور اور (حساب کے وقت) حجت اور ذریعۂ نجات بنے گی اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو اس کے پاس نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور قیامت کے روز اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (رئیس المشرکین) کے ساتھ ہوگا۔

آیات قرآنی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز نہ پڑھنا مشرکانہ فعل اور کفار کا شعار ہے۔

چنانچہ صحابۂ کرام اور ائمۂ مجتہدین کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جان بوجھ کر ایک نماز کا بالقصد چھوڑ دینا کفر ہے۔ اس جماعت میں سیدنا حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت معاذ بن جبل، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابودرداء، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم، جیسے صحابۂ کرام اور امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، عبداللہ بن مبارک، امام نخعی، حکم بن عتبہ، ابوایوب سختیانی، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر بن شیبہ رحمہم اللہ، جیسے ائمۂ مجتہدین کو شمار کرایا گیا ہے، ان کے علاوہ حضرت حماد بن زید، مکحول، امام شافعی، امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک ایک نماز کا تارک واجب القتل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اگر چہ قتل کا فتویٰ نہیں دیتے، ہلکی سے ہلکی سزا تجویز کرتے ہیں، مگر وہ سزا بھی یہ کہ زدوکوب کیا جائے، پھر جیل خانہ میں ڈال دیا جائے، یہاں تک کہ توبہ کرے، یا اسی حالت میں مرجائے۔ (تفسیر مظہری، مجالس الابرار وغیرہ)(۲)

(۱) عن ابن عمر: أن النبى صلى الله عليه ذكر الصلاة يوماً، فقال: من حافظ... الخ. (مسند الإمام أحمد، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص (ح: ٦٥٧٦) / المعجم الكبير (ح: ١٦٣) / والأوسط للطبرانى (ح: ١٧٦٧) / سنن الدارمى، باب فى المحافظة على الصلاة (ح: ٢٧٦٣) / السنة لابن أبى بكر بن الخلال (ح: ١١٩٦) / الصحيح لابن حبان (ح: ١٤٦٧) انيس)

(۲) نفع المفتى والسائل بجمع متفرقات المسائل، كتاب الصلوات: ٢٤، المطبع المصطفائى بدهلى. انيس

(فرع) فى مذاهب العلماء فيمن ترك الصلوٰة تكاسلاً مع اعتقاد وجوبها: " فمذهبنا المشهور ما سبق أنه يقتل حدًا ولا يكفر، وبه قال مالك والأكثرون من السلف والخلف، وقالت طائفة يكفر، ويجرى عليه أحكام المرتدين فى كل شئ، وهو مروى عن على بن أبى طالب وبه قال ابن المبارك وإسحاق بن راهويه وهو أصح الروايتين عن أحمد، وبه قال منصور الفقيه من أصحابنا كما سبق، وقال الثورى وأبو حنيفة وأصحابه وجماعة من أهل الكوفة والمزنى: لا يكفر ولا يقتل بل يعزر ويحبس حتى يصلى واحتج لمن قال بكفره بحديث جابر رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " إن بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة ". (شرح المهذب: ١٦/٣، فرع فى مذاهب العلماء، طبع: دار الفكر. انيس)

حضرات صحابہ اور ائمۂ مجتہدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جس طرح ترک صلوٰۃ کو ایسا گناہ عظیم فرماتے ہیں، جس کی سزا قتل تک ہے، ان کے نزدیک وقت پر نماز پڑھ لینا بھی اتنا ہی ضروری ہے، بالقصد قضا کردینے کی بھی ان کے نزدیک کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انتہا یہ کہ فقہ احناف میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ!

''اگر عورت کو بچہ ہو رہا ہو، تو اگر بچہ کا سر باہر آ گیا ہے، ادھر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے، تو اس حالت میں بھی عورت پر لازم ہے کہ نماز پڑھے، وضو نہ کرسکتی ہو، تو تیمّم کرے، رکوع سجدہ نہ کرسکتی ہو، تو اونچی جگہ پر بیٹھ جائے، یا ہنڈیا جیسی کوئی چیز نیچے رکھ لے جس میں بچہ کا سر محفوظ ہو جائے اور بیٹھے بیٹھے اشارہ سے نماز پڑھ لے، قضا نہ کرے''۔

چنانچہ نفع المفتی میں ہے:

''الاستفسار: امرأة خرج رأس ولدها وخافت فوت الوقت ولاتقدرعلٰی أن تصلی قائمًا أو قاعدًا، کیف تصلی؟''

''الاستبشار: تصلی قاعدةً إن قدرت علٰی ذلک وجعلت رأس ولدها فی خرقة أوحفرة فإن لم تستطع تؤمی إیماءً ولایباح لها التأخیر''. (نفع المفتی: ۹۸، وغیرہ)(۱)

اسی طرح اگر دریا میں مثلاً جہاز ٹوٹ گیا، یا کسی طرح دریا میں گر گیا اور یہ ایک تختہ پر پڑ گیا، جس سے جان بچی ہوئی ہے، اٹھ بیٹھ نہیں سکتا اور نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے، تو ویسے ہی پڑے پڑے ہاتھ پاؤں پانی میں ڈال کر وضو کرلے، اور نماز اشارہ سے پڑھ لے، مگر ترک نہ کرے۔

وکذا من وقع فی البحر علٰی لوح وخاف خروج وقت الصلوٰة یدخل أعضاء الوضوء فی الماء بنیة الوضوء ثم یصلی بالإیماء ولایترک الصلوٰة. (جامع الرموز وغیرہ)(۲)

اسی طرح اگر معاذ اللہ کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو جائیں اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو اس کو وضو یا تیمّم کرائے، تو جس طرح ممکن ہو، اپنا منہ اور ہاتھ تیمّم کی نیت سے دیوار پر ملے اور نماز پڑھے، نماز کا ترک کرنا یا وقت سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔

وکذا من شلت یداه ولم یکن معه أحد یوضیه أویتممه یمسح وجهه وذراعیه علٰی الحائط بنیة التیمم ویصلی ولایجوزله ترک الصلوٰة ولاتأخیرها عن وقتها. (مجالس الأبرار: ۳۰۲)(۳)

افسوس! اچھے خاصے تندرست مسلمان اذان سنتے ہیں اور بے پرواہ مسجد کے سامنے سے گذر جاتے ہیں۔

---

(۱) نفع المفتی والسائل بجمع متفرقات المسائل، مایتعلق بالأعذار المسقطة لأرکان الصلاة: ٤١، المطبع المصطفائی بدهلی/منیةالمصلی وغنیة المبتدی للکاشغری: ٤٨، دار الطباعة العامرة بنظارةعطفوفتلو(صبحی بک أفندی)انیس

(۲) والمسئلة کذلک فی ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ٤١/٢. انیس

(۳) والمسئلة کذلک فی دررالحکام شرح غررالأحکام، باب الصلاة علی الدابة: ١٣٠/١/البنایة شرح الهدایة، حکم الطهارة: ١٥٠/١. انیس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ!

''یہ ظلم ،سراسر ظلم اور کفر ونفاق ہے کہ مؤذن کی ندا سنے اور اسے قبول نہ کرے'' (یعنی نماز کے لئے حاضر نہ ہو)۔(احمد،طبرانی وغیرہ)(۱)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''إذا توانيتم في الصلوٰة انقطعت صلاتكم بالحق عزوجل''. (الفتح الربانی)(۲)

جب نماز میں سست بن جاؤ گے،تو حق تعالیٰ سے جو تمہارا رشتہ ہے،وہ بھی ٹوٹ جائے گا۔

بے شک نماز نہ پڑھنا بے حد سنگین گناہ ہے۔(۳)

زواجر مکی میں ہے کہ! بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگی، یا نبی اللہ! مجھ سے کبیرہ گناہ ہوگیا ہے، میں نے توبہ کی ہے،آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ میری مغفرت ہوجائے ،آپ نے فرمایا' کونسا گناہ ہوگیا؟ عورت نے کہا' زنا ہوگیا اور اس سے حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا، اسے مارڈالا'۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ یہاں سے نکل جا، تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہوکر کہیں ہمیں جلا کر خاک نہ کردے،عورت مایوس ہوکر وہاں سے چلی گئی،حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ' موسیٰ! رب العالمین سوال کرتے ہیں کہ تمہارے نزدیک اس بدکار عورت سے بڑھ کر کوئی برا اور اس بڑے گناہ سے بڑھ کر کوئی برا کام نہیں؟ فرمایا کہ اس سے بڑھ کر برا اور کونسا کام ہوگا؟ ارشاد ہوا کہ' جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردے،وہ اس سے بھی زیادہ منحوس اور گنہگار ہے''۔(زواجر مکی:۱/۱۰۸)(۴)

بے نمازی بھائی اور بہن،غور کریں کہ وہ کتنے بڑے منحوس اور گنہگار یا رحمت خداوندی سے دور اور عنداللہ مبغوض ہیں،مسلمانوں پر فرض ہے کہ پاکباز نمازی بنیں اور گھر والوں کو بھی سمجھا بجھا کر،ترغیب وترہیب سے جس طرح بھی ہو نمازی اور دیندار بنانے کی کوشش کریں اور بے نمازی ہونے کی نحوست سے بچیں اور بچائیں۔

(۱) عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادي الله ينادي بالصلاة يدعو إلى الفلاح فلا يجيبه. (مسند الإمام أحمد،مسند معاذ بن أنس الجهني (ح: ١٥٦٢٧)/معجم الطبراني الكبير،مسند معاذ بن أنس الجهني (ح: ٣٩٤)/الطيورات: ٤٥٤/٢. انيس)

(۲) قال بعض العلماء رحمهم الله : سميت الصلاة صلاة لأنها صلة بين العبد وبين الله عزوجل ومواصلة من الله تعالىٰ لعبده. (قوت القلوب في معاملة المحبوب،ذكر الحث على المحافظة على الصلاة: ١٦٨/٢. انيس)

(۳) عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بين الكفر والإيمان ترك الصلاة. /عن بريدة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: العهد الذي بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر. (سنن الترمذي، كتاب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة (ح: ٢٦١٨-٢٦٢١) انيس)

(۴) الزواجر عن اقتراف الكبائر،الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير الصلاة عن وقتها أو تقديمها عليه: ٢٢٧/١. انيس

فرمان خداوندی ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾. (سورة التحريم: ٦٦)

اے ایمان والو! خود کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔

حق تعالیٰ ہم تمام کو تاحیات پابندِ نماز بنائے رکھے اور ہماری نمازیں قبول فرمائے۔ (آمین ثم آمین) (فتاویٰ رحیمیہ: ۱/۱۴۵-۱۴۹)

ترک نماز کی سزا:

سوال: نماز ہر مرد وعورت، عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے، جو حضرات نماز نہیں پڑھتے ہیں، ایسے مسلمانوں کے لئے دینِ محمدی نے کیا سزا تجویز فرمائی ہے؟

الجواب ــــــــــــــ حامدا و مصلیاً

نہایت خطرناک حالت ہے، ایسے لوگوں کی سزا تو بہت سخت ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، (۱) مگر یہاں سزا دینے کا حق ہر ایک کو نہیں، (۲) اس کو نرمی اور شفقت سے سمجھا دیا جائے۔ (۳)

کتاب "فضائل نماز" ان کو سنائی جائے، پنچایت بنا کر سب کو نماز کی تاکید کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ دار العلوم دیوبند۔ ۱۸/۹/۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ۔ دار العلوم دیوبند۔ ۱۹/۹/۱۳۸۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۳۱۰)

---

(۱) عن بريدة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "العهد الذى بيننا وبينهم الصلوٰة، فمن تركها فقد كفر". رواه أحمد والترمذى والنسائى وابن ماجة (سنن النسائى، كتاب الصلاة، الحكم فى تارك الصلاة (ح: ٤٦٢)/سنن الترمذى، كتاب الإيمان، باب ماجاء فى ترك الصلاة (ح: ٢٦٢١)/سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها (ح: ١٠٧٩)/تحفة الإشراف (ح: ١٩٦٠) انيس

"وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أنه ذكر الصلوٰة يوماً فقال: "من حافظ عليها، كانت له نورًا وبرهاناً ونجاةً يوم القيامة، ومن لم يحافظ عليها، لم تكن له نورًا ولا برهاناً ولا نجاةً، وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وأبىّ بن خلف". رواه أحمد والدارمى. (مشكوٰة المصابيح، كتاب الصلوٰة: ١/٥٨، ٥٩، قديمى) (مسند الإمام أحمد، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص (ح: ٦٥٧٦)/المعجم الكبير للطبرانى (ح: ١٦٣)/المعجم الأوسط للطبرانى (ح: ١٧٦٧)/سنن الدارمى، باب فى المحافظة على الصلاة (ح: ٢٧٦٣)/السنة لابن أبى بكر بن الخلال (ح: ١١٩٦)/الصحيح لابن حبان (ح: ١٤٦٧) انيس))

أنس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ليس بين العبد والشرك إلا ترك الصلاة فإذا تركها فقد أشرك. (سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلاة (ح: ١٠٨٠) انيس)

(۲) "(و) العبد (لا يحدّه سيده بغير إذن الإمام) ولو فعله هل يكفى؟ الظاهر لا، لقولهم: ركنه إقامة الإمام". نهر. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، كتاب الحدود، قبيل مطلب فى الكلام على السياسة: ٤/١٣، سعيد)

(۳) قال الله تعالىٰ: ﴿"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ، اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ"﴾ (سورة النحل: ١٢٥)

==

نماز چھوڑنے والے کی سزا:

سوال: اگر جان بوجھ کر نماز نہ پڑھی جائے، یا بالکل کوئی شخص نماز نہ پڑھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی کیا سزا مقرر کی ہے؟

الجواب ــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنے والے یا بالکل نماز نہ پڑھنے والے کی سزا قید ہے، ایسے لوگوں کو پکڑ کر جیل خانہ میں قید کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ نماز پڑھنے کا پختہ عہد کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں۔ البتہ قید و بند کی یہ سزا اسلامی ملک میں ہے:

(ویکفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي (وتاركها عمدًا مجانة) أي تكاسلاً فاسق (يحبس حتى يصلي) لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق. (الدر المختار كتاب الصلاة: ۲/ ۵)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی۔ ۸/ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/ ۳۸۶)

بے نمازی کے لئے حکومت کی سزا کی حیثیت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "اگر حکومت وقت ایک آرڈیننس کے ذریعے یہ حکم جاری کردے کہ "ہر مسلمان، بالغ پاکستانی سے نماز پہ سختی سے عمل کروایا جائے گا، جو مسلمان پاکستانی، اس پر عمل نہیں کرے گا، تو اس کو کوڑوں کی یا جرمانہ یا قید بامشقت کی سزا دی جائے گی"، کیا حکومت کو ایسی سزا دینے کا اسلام کے مطابق حق حاصل ہے؟

الجواب ــــــــــــ

قصداً نماز چھوڑنے والے کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ "ایسے شخص کو قید شدید میں رکھنا چاہئے، اور خوب سزا دینا چاہئے اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے، یہاں تک کہ توبہ کر لے، یا اسی حالت میں مرجائے"۔ (تفسیر مظہری (۲) ونفع المفتی (۳)، الدر المختار (۴)، امداد الفتاویٰ: ۱/ ۵۳۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/ ۸۹۲)

== "يقول الله تعالىٰ آمرًا رسوله محمدًا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أي أن يدعو الخلق إلى الله بالحكمة ...... قال ابن جرير: هو ما أنزله عليه من الكتاب والسنة والموعظة الحسنة: أي بما فيه من الزواجر والوقائع بالناس ذكرهم بها ليحذروا بأس الله تعالىٰ. (تفسير ابن كثير: ۲/ ۵۹۱، سهيل اكيڈمی، لاهور)

(۱) الدر المختار على صدر رد المحتار، كتاب الصلاة: ۱/ ۳۵۲، دار الفكر بيروت. انيس

(۲) في تفسير المظهري: تحت قوله تعالىٰ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾: ۱/ ۳۳۴، مكتبة بلوچستان، كوئٹه

(۳) وبالجملة من ترك الصلاة فقد أتى كبيرة عظيمة يعاقب عليها عقابا شديدًا إن لم يتب. (نفع المفتي والسائل بجمع متفرقات المسائل للكنوي، كتاب الصلوات، ص: ۲۴، المطبع المصطفائي بدهلي. انيس)

(۴) (ويكفر جاحدها)... (وتاركها عمداً مجاناً) أي تكاسلا فاسق (يحبس حتى يصلي) لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم. (الدر المختار على صدر رد المحتار، كتاب الصلاة: ۱/ ۳۵۲، دار الفكر بيروت. انيس)

اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم سمجھ کر نماز ادا نہ کرنے والے کی سزا:

سوال: بعض لوگ بغیر کسی عذر کے نماز ترک کر دیتے ہیں، اور پھر کھیل، لغو باتوں، کام کاج اور دیگر مصروفیات میں مشغول رہتے ہیں، جب ان سے کہیں کہ نماز ترک کرنے سے خدا ناراض ہو جاتا ہے اور خدا کا عذاب بھی نازل ہوتا ہے، تو جواب ملتا ہے کہ خدا کی ذات ''غفور رحیم'' بھی ہے اور ہمیں معاف بھی کر دے گا، اس لیے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

الجواب

اللہ تعالیٰ بلاشبہ ''غفور رحیم'' ہیں، لیکن ایسے ''غفور رحیم'' کی نافرمانی جب ڈھٹائی سے کی جائے اور نافرمانی کرنے والے کو اپنی حالت پر شرمندگی بھی نہ ہو، تو اس کا قہر بھی نازل ہو سکتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے نماز پنج گانہ ادا کی، قیامت کے دن اس کے لیے نور بھی ہوگا، اس کے ایمان کا برہان بھی ہوگا، اور اس کی نجات بھی ہوگی اور جو ان کی پابندی نہ کرے، نہ اس کے لیے نور ہوگا، نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، نہ اس کی نجات ہوگی، اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا، (۱) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شیطان کا مکر اور دھوکہ ہے کہ تم گناہ کئے جاؤ، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، وہ خود ہی بخش دیں گے۔ مومن کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ احکام الٰہی کی پابندی کرے، گناہوں سے بچتا رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی امید بھی رکھے، جیسا کہ ہم دعائے قنوت میں کہتے ہیں:

''نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ''.

(یا اللہ! ہم آپ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں)۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۸۸/۳)

---

(۱) عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم أنه ذکر الصلوٰة یوماً، فقال: ''من حافظ علیها کانت له نورًا وبرهاناً ونجاةً یوم القیامة، ومن لم یحافظ علیها لم تکن له نورًا ولا برهاناً و لا نجاةً، وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وأبیّ بن خلف''. رواه أحمد والدارمی. (مشکوٰة المصابیح، کتاب الصلوٰة: ۵۸/۱، ۵۹، قدیمی)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسندعبداللّٰہ بن عمرو بن العاص (ح: ٦٥٧٦): ١٦٩/٢/ سنن الدارمی، فی المحافظة علی الصلاة (ح: ٢٧٦٣) ١٧٨٩/٣/ المعجم الأوسط للطبرانی: ٢١٣/٢ (ح: ١٧٦٧)/ مسندالشامیین للطبرانی (ح: ٢٤٥)/ الصحیح لابن حبان، ذکر الزواجر عن ترک المرء المحافظة علی الصلوات المفروضات (ح: ١٤٦٧)/ شعب الإیمان للبیهقی، فصل فی الصلوات ومافی أدائهن من الکفارات (ح: ٢٥٦٥)/ الشریعة للآجری، باب کفر من ترک الصلاة (ح: ٢٧٥)/ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان، باب فیمن حافظ علی الصلاة ومن ترکها (ح: ٢٥٤)/ المنتخب من مسند عبد بن حمید، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص (ح: ٣٥٣) قال الهیثمی فی المجمع: ٢٩٢/١: رواه أحمد والطبرانی فی الکبیر والأوسط، ورجال أحمد ثقات. انیس)

مطلب برآری کے بعد نماز، روزہ چھوڑ دینا بہت غلط بات ہے:

سوال: جناب بہت سے دوستوں میں یہ بات زیر بحث ہوتی ہے کہ ہمارے کچھ دوست جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں، تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور جب ان کا مطلب نکل جاتا ہے، تو نماز پھر چھوڑ دیتے ہیں، میں اور میرے بہت سے دوست کہتے ہیں کہ آدمی نماز، روزہ رکھے اور پڑھے، لیکن فرض سمجھ کر، یہ نہیں کہ جب کوئی مصیبت آئی، یا کوئی کام اٹک گیا، تو نمازیں شروع اور جب کام نکل گیا تو پھر اللہ کو بھول گئے۔ میں اور میرے دوست بھی کچھ ایسے ہیں جو کہ نماز نہیں پڑھتے، لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم نماز پڑھو، تمہارا فلاں کام ہو جائے گا، یا مثلاً ایک دو دوستوں کا ویزا نہیں مل رہا ہے، سعودی عرب کا، اور دوسرے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو تمہارا ویزا آجائے گا، لیکن میں اور میرے دوست کہتے ہیں کہ صرف ویزا کے لیے نماز پڑھنا، یعنی لالچ کے تحت اللہ کے دربار میں حاضر ہونا اور کام نکل جائے، تو پھر نمازیں چھوڑ دینا، صحیح نہیں ہے۔

الجواب

دنیوی غرض کے لیے نماز، روزہ کرنا اور کام نکل جانے کے بعد چھوڑ دینا بہت ہی غلط ہے اور اس سے زیادہ غلط بات یہ ہے کہ آدمی اپنی حاجت اور ضرورت کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ ہو، نماز، روزہ اور دیگر عبادات محض اللہ تعالیٰ کا حق سمجھ کر کرنی چاہئیں، خواہ تنگی ہو یا فراخی، ہر حال میں کرنی چاہئیں۔ صرف دنیوی مفادات کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ آخرت کی بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مطمح نظر ہونی چاہیے۔ (۱)

الغرض آپ کا اور آپ کے دوستوں کا نظریہ تو صحیح ہے کہ صرف دنیوی مشکل حل کرانے کے لیے نماز، روزہ کرنا اور مشکل ہو جانے کے بعد چھوڑ دینا غلط ہے، لیکن یہ صحیح نہیں کہ مشکل وقت میں بھی اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا جائے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/ ۱۹۰-۱۹۱)

تارک نماز کے نیک اعمال:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام، اس مسئلہ میں کہ زید ہر کام دین کے مطابق کرتا ہے، صرف نماز گاہے بگاہے چھوڑتا ہے، اور جو کام کرتا ہے، اس کو کارِ ثواب سمجھتا ہے۔ علماء کرام کی کیا رائے ہے؟

---

(۱) قال اللہ عزوجل: لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ. (سورۃ البقرۃ: ۱۷۷) انیس)

الجواب ــــــــــــــ

نماز چھوڑنے والا شخص گناہ گار ہے، جو شخص عمداً فرض نماز ترک کرتا ہے، اس کے متعلق علمائے دین کا اختلاف ہے، صحابۂ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت جابر، حضرت ابودردا، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کا مذہب، نیز ائمۂ دین میں سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابراہیم نخعی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ایوب سختیانی، اور ابوداؤد طیالسی رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ شخص کافر ہوجاتا ہے، دائرۂ اسلام سے الگ ہوجاتا ہے، العیاذ باللہ! اس کو بنابر ارتداد قتل کیا جاوے۔

حضرت امام شافعی، امام مالک، حماد بن زید اور مکحول رحمہم اللہ وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ کافر تو نہیں ہوتا، لیکن اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو حاکم اسلامی قتل کردے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب سب سے اسہل ہے۔ وہ یہ ہے کہ قتل کیا جاوے، نہ اسلام سے خارج، مگر حاکم وقت اس کو قید شدید میں رکھے اور خوب مارے، حتیٰ کہ بدن سے خون نکل آوے، یہاں تک کہ یا تو وہ توبہ کرلے، یا اسی حالت میں مرجائے۔ (۱) اس سے اختلاط وغیرہ تعلقات بند کئے جاویں۔ (۲)

یہ ہے اصل حکم، اسلام میں نماز چھوڑنے والے کا، لیکن موجودہ زمانے میں لوگوں نے نماز میں جو تساہل اختیار کیا ہے، وہ تو حد تنفر واعراض کو پہنچ چکا ہے، جو سب کے نزدیک موجب کفر ہے۔ (۳)

(۱)　كما في تفسير المظهري: أجمع الأمة علىٰ أنها فريضة قطعية يكفر جاحدها، وأما تارك الصلاة عمدًا، فقال أبوحنيفة: لايقتل، لكن يحبس أبدًا حتىٰ يموت أويتوب، مسئلة: الصلاة فريضة قطعية يكفر جاحدها. (ج: ١، ص: ٣٣٤، مكتبة بلوچستان بكڈپو، كوئٹه)

وفي تنوير الأبصار مع الدر المختار: (وتاركها عمدًا مجانة) أي تكاسلاً فاسق (يحبس حتىٰ يصلي)... وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم.

في الشامية: وقال أصحابنا في جماعة منهم الزهري: لايقتل، بل يعذر (صوابه يعزر) ويحبس حتى يموت أو يتوب. (ردالمحتار أول كتاب الصلاة: ٣٥٢/١، ٣٥٣، طبع ايچ ايم سعيد، كراتشي)

وكذا في نفع المفتي والسائل بجمع متفرقات المسائل للكنوى، كتاب الصلوات، ص: ٢٤، المطبع المصطفائي بدهلي. انيس

(۲)　قال جابر: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس بين العبد وبين الشرك أوبين الكفر إلا ترك الصلاة. قال أبومحمد: العبد إذا تركها من غير عذر لابد من أن يقال: به كفر ولم يصف بالكفر. (سنن الدارمي، باب في تارك الصلاة (ح: ١٢٦٩) انيس

(۳)　كما في فتح الباري: تحت الحديث "من ترك الصلاة متعمدًا فقد كفر"، وتمسك بظاهر الحديث أيضاً الحنابلة ومن قال بقولهم من أن تارك الصلاة يكفر... وأما الجمهور فتأولوا الحديث... فقيل المراد من تركها جاحدًا بوجوبها أومعترفاً لكن مستخفاً مستهزئاً بمن أقامها. (كتاب مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر: ٤١/٢، قديمي كتب خانه، كراچي)

لہٰذا اس شخص کو چاہئے کہ نماز ضرور بروقت پڑھے اور حلال کمائی کماوے اور گزشتہ نمازوں کی قضا کرے، تو اللہ تعالیٰ سے کامل امید ہے کہ اس کو بخش دی گا، بہرحال حنفیہ کے ہاں کافر نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان۔ (فتاویٰ مفتی محمود:۲/۸۹۰-۸۹۲)

جو پابندی سے نمازیں نہیں ادا کرتا، اسے ثواب ملے گا یا نہیں:

سوال: جو شخص کبھی کبھی بعض نماز ترک کرتا ہے اور بعض نمازیں ادا کرتا ہے، اس کو ادا شدہ نمازوں کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب

ادا شدہ نماز کا ثواب ملے گا، اور ترک شدہ نماز کا عذاب ہوگا۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۲/۲۶)

کیا بے نمازی کے دیگر اعمالِ خیر قبول ہوں گے:

سوال: بعض حضرات ایسے ہیں کہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، ہر طرح غربا کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، لیکن جب ان سے کہا جائے کہ بھائی! نماز بھی پڑھ لیا کرو، تو کہتے ہیں 'یہ بھی تو فرض عبادت ہے'۔ کیا بے نمازی کے یہ سارے اعمال قبول ہو جاتے ہیں؟

الجواب

کلمۂ شہادت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز ہے، نماز پنج گانہ ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اور نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ زنا، چوری وغیرہ بڑے بڑے گناہ، نماز نہ پڑھنے کے گناہ کے برابر نہیں۔ پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا، وہ اگر خیر کے دوسرے کام کرتا ہے، تو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قبول نہیں ہوں گے، لیکن ترک نماز کا وبال اتنا بڑا ہے کہ یہ اعمال اس کا تدارک نہیں کر سکتے۔

ان حضرات کا یہ کہنا کہ 'یہ بھی تو فرض عبادت ہے' بجا ہے، لیکن ''بڑا فرض'' تو نماز ہے، ان کو چھوڑنے کا کیا جواز ہے؟(۳)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۱۸۷)

---

(۱) لما في تنوير الأبصار: وقضاء الفرض و الواجب والسنة فرض وواجب وسنة. (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت: ۲/۶۳۳، رشیدیة)

(۲) (وتاركها عمدًا مجانةً) أی تكاسلاً فاسق (يحبس حتى يصلي) الخ وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم، وعند الشافعي يقتل بصلاة واحدة حدًا، وقيل كفرًا. (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار، أول كتاب الصلوٰة: ۱/۳۲۶، ظفیر)

(۳) دیکھئے: الزواجر عن اقتراف الكبائر (۱/۱۳۷، طبع بیروت)

==

تارک صلاۃ کی نماز جنازہ درست ہے:

(الجمعیۃ سہ روزہ، مورخہ ۱۸/اکتوبر ۱۹۲۵ء)

سوال: بے نمازی، یعنی جس شخص نے تمام عمر میں کبھی نماز نہیں پڑھی، ایسے شخص پر نماز جنازہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

تارک الصلوٰۃ دائماً، حنفیہ کے نزدیک فاسق ہے، کافر نہیں، اور فاسق کے جنازے کی نماز پڑھنی ضروری ہے، بغیر نماز پڑھے دفن کردینا جائز نہیں، ہاں بے نمازیوں کو زجر کرنے کے لئے بزرگ اور مقتدا نماز نہ پڑھیں، معمولی درجہ کے لوگوں کو کہہ دیں کہ وہ نماز پڑھ کر دفن کردیں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی:۳/۴۹۱،۴۹۲)

بے نمازی کی نماز جنازہ کا حکم:

سوال: زید کہتا ہے کہ بے نمازی کے جنازہ پر بموجب آیات قرآن نماز پڑھنا ناجائز ہے، سورۂ توبہ رکوع:۸ میں وہ آیت ہے، اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

زید کا کہنا کہ "بے نمازی کے جنازہ پر نماز پڑھنا ناجائز ہے" محض غلط ہے، قرآن میں کسی جگہ منع نہیں کیا گیا ہے، البتہ کفار کے جنازہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے یا ان کی قبر پر کھڑا ہونے کو منع فرمایا گیا ہے۔

== أیضًا: عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنه قال: سألت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: "أی الأعمال أحب إلی اللّٰہ تعالیٰ"؟ قال: "الصلوٰۃ لوقتها" الحدیث. (مشکوٰۃ، ص:۵۸)

وفی الحدیث دلیل علیٰ ما قاله العلماء من أن الصلوٰۃ أفضل العبادات بعد الشهادتین. (مرقاۃ:۲/۷۰ ۲)

والحدیث رواہ مسلم فی صحیحه، باب بیان کون الإیمان باللّٰہ تعالیٰ (ح: ۱۳۹) بلفظ: أی الأعمال أحب إلی اللّٰہ قال: الصلاۃ علی وقتها. انیس

(۱) "صلوا علیٰ کل بر وفاجر" الحدیث. (کنز العمال:۶/٥٤ ط، بیروت)

والحدیث رواہ النسائی فی سننه (ح:۱۷٤٤) بلفظ: صلوا خلف کل بر وفاجر وصلوا علی کل بر وفاجر وجاهدوا مع کل بر وفاجر. عن أبی هریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم والدارقطنی فی باب صفة من تجوز الصلاۃ معه والصلاۃ علیه (ح:۱۷٦۸) والبیهقی فی السنن الکبریٰ فی باب الصلاۃ علی من قتل نفسه غیر مستحل (ح:٦۸۳۲). انیس

"(وهی فرض علیٰ کل مسلم مات خلا) أربعة (بغاۃ، وقطاع طریق)" الخ. (الدر المختار مع حاشیة رد المحتار، باب الجنائز، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ:۲/۲۱۰)

چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلاَ تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ﴾.(سورة التوبة: ٨٤)

”ويصلى علٰى كل مسلم مات بعد الولادة صغيرًا كان أو كبيرًا، ذكرًا كان أو أنثٰى، حرًا كان أو عبدًا“.(الفتاویٰ الهندية: ١٦٣/١)فقط والله تعالیٰ اعلم

العبد الضعيف محمد حفيظ الحسن-۲/صفر ۱۳۴۴ھ-

المجيب مصيب: محمد عثمان غنی غفرله. (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۳۴۶،۳۴۷)

تارک الصلاۃ فقیر کے پاس جانا:

سوال: یہاں پر ایک فقیر صاحب آئے ہیں، نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، دیگر بھنگ بھی پیتے ہیں، سب باتوں میں پورے ہیں، شریعت کو پس پشت ڈالا ہے، مگر لوگوں کو ان کے دل کی بات بتا دیتے ہیں، مثلاً کسی کو کہتے ہیں ’تو اس وجہ سے میرے پاس آیا ہے کہ تجھ سے تیرے مکان میں ٹھہرا نہیں جاتا، مکان میں جن ہے‘، یہاں سب لوگوں کا جی اس فقیر صاحب پر جم گیا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ جس کے دل میں جو آرزو ہو، وہ بتاتے ہیں، اور سب کا کام ہو جاتا ہے، اب یہاں پر یہ سوال ہے کہ قرآن شریف میں سات سو مرتبہ نماز کو کہا ہے، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ جو میری شریعت پر نہ چلے، تو اگر وہ آسمان پر بھی اڑتا ہو، تو لاحول پڑھو، دیگر بات یہ ہے کہ فقیر صاحب کھاتے ہیں، اچھے کپڑے پہنتے ہیں، بیڑی حقہ پیتے ہیں اور نماز نہیں پڑھتے، رات کو کچھ تھوڑی دیر کچھ ورد پڑھتے ہیں، تو آپ علمائے کرام ہمیں اس کا خلاصہ برائے مہربانی اچھی طرح سے عنایت فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

احکام شریعت یعنی بعد از ایمان، نماز، روزہ وغیرہ وغیرہ شرعاً عاقل بالغ کے لئے کسی وقت بھی معاف نہیں، ان چیزوں کا تارک فاسق اور فاجر ہے، بعض اماموں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اور بعض کے نزدیک واجب القتل ہے، ہمارے مذہب میں ایسے شخص کو قید کر دینے کا حکم ہے۔ جو شخص پابند شرع نہ ہو، نماز، روزہ کا پابند نہ ہو، اگر عادت کے خلاف کوئی کام کر کے بتلا دے، وہ اس کی کرامت نہیں، بلکہ یا تو وہ جادو ہے، یا ناپاک علم ہے، یا منجانب اللہ اسے ڈھیل ہے، ایسے شخص کو ولی یا نیک دیندار سمجھنا یا ایسے شخص سے مخفی باتوں کو دریافت کرنا جائز نہیں، حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے بات پوچھ کر اس پر عمل کرنے والے کو سخت برا بھلا کہا ہے، بعض میں اسے کفر سے تعبیر کیا ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص کے قریب تک نہ جائیں، بلکہ اس سے بہت ہی دور رہیں، ورنہ وہ بھی مجرم اور گناہ گار ہے، اور ان لوگوں کے دین وایمان کو بھی بیکار کر دے گا۔

وقال أصحابنا في جماعة منهم الزهري: لايقتل بل يعذر (صوابه يعزر) ويحبس حتٰى يموت أويتوب (قوله: وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالك وأحمد، وفي رواية عن أحمد، وهي المختارة عند جمهور أصحابه أنه يقتل كفرًا. (۱) **فقط واللّٰه تعالٰى أعلم وعلمه أتم.** (فتاویٰ بسم اللہ: ۱/۲۵۱-۲۵۲)

تارک صلاۃ کیساتھ زجراً سلام وکلام ترک کرنا چاہئے:

سوال: جومسلمان نماز نہ پڑھتا ہواورنہ اپنے تابعین کوتاکید کرتا ہو، اس کی شادی یا میت میں یا جنازے کی نماز میں شریک ہونا، یا اس کے ساتھ کھانا پینا، یا اس سے کسی قسم کالین دین کرنا، جائز ہے یانہیں؟

الجواب

اسلامی فرائض میں سے نماز اہم ترین فرض ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ!

''خدا کے بندے (مسلمان) اور کافر کے درمیان نماز کا فرق ہے''۔ (۲)

یعنی مسلمان خدا کی عبادت، نماز ادا کرتا ہے اور کافر نماز نہیں پڑھتا، جولوگ نماز نہیں پڑھتے، وہ سخت گنہگار اور فاسق ہیں، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ترک نماز سے تائب ہو، خود بھی نماز پڑھے اور دوسروں یعنی اپنے متعلقین کوبھی تاکید کرتا رہے، اگر کوئی مسلمان ترک نماز پر اصرار کرے اور سمجھانے اور تاکید کرنے کوبھی خیال میں نہ لائے، تو دوسرے مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ زجراً اس کے ساتھ کلام وسلام، کھانا پینا، ترک کردیں۔ (۳)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی: ۳/۴۹۰)

تارک صلاۃ کا کھانا، کھانا درست ہے:

سوال: زید نماز نہیں پڑھتا ہے، اس کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز ہے یانہیں، اوراس کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یانہیں؟ (المستفتی: ۲۳۸۰، شیخ محمد قاسم صاحب (بلندشہر) ۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ/ ۲۴/ جولائی ۱۹۳۸ء)

---

(۱) ردالمحتار، أول كتاب الصلاة: ۷/۲.

(قال أبويزيد البسطامي): لونظرتم إلٰى رجل أعطى من الكرامات حتٰى يرفع في الهواء، فلا تغتروا به حتٰى تنظروا كيف تجدونه عند الأمر والنهي وحفظ الحدود وأداء الشريعة، الخ. (شرح العقيدة الطحاوية للبراك، منهج أهل السنة في كرامات الأولياء: ۱/۳۹۷، شاملة)

(۲) عن جابر قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة. (سنن الترمذي، باب ما جاء في ترك الصلاة (ح: ۲۶۲۰) انيس)

(۳) (وتاركها عمدًا مجانةً) أي تكاسلاً فاسق (يحبس حتى يصلي)؛ لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق. (الدر المختار على صدر ردالمحتار، أول كتاب الصلاة: ۱/۳۵۲، ط: سعيد)

الجواب

تارک الصلوٰۃ سخت گنہگار اور فاسق ہے، اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا، اور اس کی کمائی اگر حلال طریق سے ہو، مسجد میں لگانا، درست تو ہے، لیکن اگر زجراً اس کے ہاتھ کا کھانا، نہ کھایا جائے اور اس کے پیسہ کو مسجد میں نہ لگایا جائے، تو بہتر ہے۔(۱) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی: ۴۸۸/۳)

بے نمازی کے ساتھ کام کرنا:

سوال: میں ایک ایسے آدمی کے ساتھ کام کرتا ہوں، جو نماز نہیں پڑھتے، بلکہ جمعہ تک نہیں پڑھتے، کیا ایسے آدمی کے ساتھ کام کرنا جائز ہے؟

الجواب

کام تو کافر کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں، وہ صاحب اگر مسلمان ہیں، تو ان کو نماز کی ترغیب دینا ضروری ہے۔(۲) آپ ان کو کسی بہانے کسی نیک صحبت میں لے جایا کیجئے، اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ نمازی ہو جائیں گے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۸۹/۳)

☆☆☆

---

(۱) (وتاركها عمدًا مجانةً) أي تكاسلاً فاسق (يحبس حتى يصلي)؛ لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، أول كتاب الصلاة: ۳۵۲/۱، ط: سعيد)

(۲) قرآن وسنت میں نماز کی فضیلت بہت زیادہ آئی ہے، اس کو بیان کرنا چاہیئے۔ مثلاً:

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: ...إن النار تأكل كل شيء من ابن آدم إلا موضع السجود فيصب عليهم من ماء الجنة فينبتون كما تنبت الحِبّة في حميل السيل. (سنن النسائي، باب موضع السجود، (ح: ۱۱٤۰) انيس)

عن ثوبان قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: " استقيموا ولن تحصوا واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة ولن يحافظ على الوضوء إلا مؤمن". (سنن النسائي، كتاب الصلاة، جماع مواقيت الصلاة، باب خير أعمالكم الصلاة (ح: ۲۰۸۱)/ الموطا للإمام مالك بلاغاً (۸۱)/ سنن ابن ماجة، باب المحافظة على الوضوء، كتاب الطهارة (ح: ۲۷۷)/ مسند الروياني، سالم بن أبي جعد عن ثوبان (ح: ٦۱٥)/ سنن الدارمي، باب ماجاء في الطهور (ح: ٦۸۱) انيس)